

12823 - شرع میں بنکوں کے فوائد سود کے نام سے موسوم ہیں

سوال

کیا یہ صحیح ہے کہ اسلام ایسی کمپنیوں اور اداروں میں سرمایہ کاری کرنے سے منع کرتا ہے جو بغیر کمی بیشی کے مقررہ تناسب میں فائدہ دیتی ہیں؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله :

دین اسلام وہ دین حق ہے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں اور یہ دین مکمل اور سب شریعتوں سے زیادہ کامل ہے:

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

میں نے آج تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا، اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے

تو اس طرح قرآنی شریعت پر چیز کو شامل اور کامل ہے، اس میں ہر وہ احکام ہیں جن میں بندے کی معاشی اور اخروی سعادت ہے، اور ان احکام میں مالی احکام بھی شامل ہیں، اور یہ احکام منظم ہیں اور مال کمانے اور اسے صرف کرنے کے متعدد طریقے ہیں، لہذا ہر طریقہ سے نہ تو مال کمانا جائز ہے اور نہ ہی انسان کی خواہش کے مطابق اسے صرف کرنا جائز ہے، بلکہ اس معاملہ میں انسان کو اللہ تعالیٰ کی شریعت کا مطیع ہونا ضروری ہے، اور ان میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سود حرام قرار دیتے ہوئے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے خرید و فروخت کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا ہے

اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا:

اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور جو سود باقی بچا ہے اسے چھوڑ دو

قرض پر فائدہ لینا یا فائدہ دینا بھی سود کی ظاہری صورتوں میں سے ہے، لہذا فائدہ پر قرض حاصل کرنا جائز نہیں،

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

اور بنکوں کی زبان میں جو فائدہ سے موسوم ہے وہ شریعت کی زبان میں سود کہلاتا ہے، اور قرض حسنہ وہ ہے جس کا مقصد دوسرے پر مہربانی اور احسان ہو، وہ اس طرح کہ قرض دینے کا مقصد فائدہ یا زیادہ رقم حاصل کرنا نہ ہو۔

لہذا جو بنک کی زبان میں قرض سے موسوم ہے وہ حقیقت میں سودی معاہدے ہیں، اور پھر اللہ تعالیٰ اپنی شریعت میں بہت حکیم ہے اس لیے کہ اس نے ایسی شریعت نازل فرمائی ہے جس میں جلدی اور دیر والی مصلحتیں پائی جاتی ہیں، اور وہ اللہ تعالیٰ بہت حکمت والا اور علم والا ہے۔